نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

بعض اس روایت سے یہ استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا عبداللہ بن زبیرؓ قیام میں یا رکوع سے پہلے ہاتھ چھوڑتے تھے جبکہ روایت میں ایسی کوئی صراحت موجود نہیں کہ یہ عمل قیام کا ہے یا رکوع سے پہلے کا۔ جہاں تک بات رہی نماز میں ہاتھ چھوڑنے کی تو وہ تو رکوع کے بعد آپ بھی چھوڑتے ہیں اور ہم بھی۔ اس عمل کو رکوع کے بعد والے قیام پہ ہی استدلال کیا جائے گا کیونکہ روایت میں ایسی کوئی صراحت نہیں کہ رکوع سے پہلے ہاتھ چھوڑتے جبکہ رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنا بہت سی مرفوع احادیث سے ثابت ہے اور خود سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ سے ثابت ہے۔ (سنن ابوداؤد 754 وسندہ حسن)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ○ سورۃ نجم 4،3:27

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبرا

حدیث نمبر ا تا حدیث نمبر ٥٠٣٦

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ٢٣٥ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ
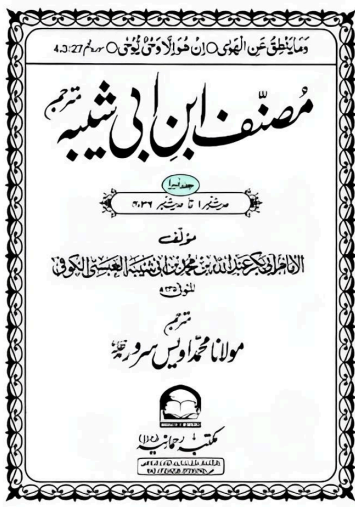
(٣٩٦٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ ہاتھ ہاتھوں پر ناف کے

(٣٩٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي

فَنَسِيتُ فَإِنِّي لَمْ أَنْسَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ ، قَالَ : هَكَذَا

(٣٩٦٧) حضرت ابوزیاد فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ بھی دیکھا میں بھول گیا البتہ

بکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٣٩٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَع

كَفِّهِ ، أَوْ عَلَى الرُّسْغِ ، وَيَقُولُ فَوْقَ ذَلِكَ ، وَيَقُولُ أَهْلُ الْكِتَابِ يَفْعَلُو

(٣٩٦٨) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ دائیں

تھے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے پیچھے یا کلائی پر یا اس سے آگے باندھنا چا

طریقہ تھا۔

(٣٩٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ أَنْ يَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ، وَهُوَ يُصَلِّي.

(٣٩٦٩) حضرت ابوالجوزاء اپنے شاگردوں کو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

(١٦٨) مَنْ كَانَ يُرْسِلُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

جو حضرات نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑتے تھے

(٣٩٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُرْسِلَانِ أَيْدِيَهُمَا فِي الصَّلَاةِ.

(٣٩٧٠) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(٣٩٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا صَلَّى يُرْسِلُ يَدَيْهِ.

(٣٩٧١) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(٣٩٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ يَمِينَهُ بِشِمَالِهِ ؟ قَالَ : إِنَّمَا فُعِلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الدَّمِ.

(٣٩٧٢) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی نماز میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

محدث العصر شیخ زبیر علی زئیؒ اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابنِ زبیرؓ کے اس اثر کا صحیح مفہوم یہی ہے کہ وہ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑتے تھے جو کہ درست ہے نہ کہ رکوع سے پہلے کیونکہ نبی علیہ السلام کی صحیح احادیث اور صحابہ و تابعین کا بھی یہی عمل تھا کہ نماز میں رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنے چاہئیں خود ابنِ زبیرؓ کا بھی یہی عمل تھا جس میں صراحت ہے کہ وہ رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنے کے قائل تھے لہذا نہ تو نبی ﷺ سے اور نہ ہی کسی بھی صحابی سے رکوع سے پہلے قیام میں ہاتھ چھوڑنا ثابت ہے۔
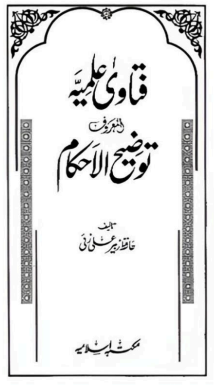
سوال بعد از رکوع بحالت قیام، ہاتھوں کے ارسال کا ثبوت بالتفصیل عبارات اور حوالۂ کتب، دونوں مقامات پر لکھ کر ممنون فرمائیں۔

(ابوطلحہ حافظ ثناء اللہ شاہد القصوری)

الجواب اس سلسلے میں تفصیلی بحث، ماہنامہ شہادت، فروری ۲۰۰۰ء جلد نمبر ۷ شمارہ نمبر ۲ ص ۳۲، ۳۳ میں شائع ہو چکی ہے۔

امام ابوالشیخ الاصبہانی نے فرمایا: "حدثنا حاجب بن أبي بكر قال: ثنا أحمد الدورقي، قال: ثنا بهز بن أسد عن يزيد بن إبراهيم عن عمرو بن دينار قال: كان ابن الزبير إذا قام في الصلوٰة أرخى يديه"

(طبقات المحدثین باصبہان ج ۱ ص ۲۰۰، ۲۰۱)

مفہوم: جب عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ لٹکا دیتے تھے۔

حکم سند: صحیح ہے۔

تحقیقِ سند: حاجب بن ابی بکر ثقہ ہیں۔ دیکھئے اخبار اصبہان (ج ۱ ص ۲) تاریخ بغداد (ج ۸ ص ۱۷۱) طبقات اصبہان (ج ۳ ص ۵۰۲) اور شذرات الذہب (ج ۲ ص ۲۴۹)

احمد بن ابراہیم الدورقی، ثقہ حافظ تھے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۳)

بهز بن أسد: ثقہ ثبت (تقریب التہذیب: ۷۷۱)

يزيد بن إبراهيم: ثقة ثبت، إلا في روايته عن قتادة ففيها لين

(تقریب التہذیب: ۷۶۸۳)

عمرو بن دینار: ثقة ثبت (تقریب التہذیب: ۲۵۲۴)

خلاصہ یہ ہے کہ روایت صحیح ہے۔ اسے ابن ابی شیبہ (ج ۱ ص ۳۹۱ ح ۳۹۵۰) اور ابن المنذر (فی الاوسط ۳/۹۳) نے بھی یزید بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اثر کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں:

① وہ رکوع سے پہلے اور بعد، دونوں قیاموں میں ہاتھ لٹکاتے (یعنی ارسال کرتے) تھے۔

② وہ رکوع کے بعد والے قیام میں ہاتھ لٹکاتے (یعنی ارسال کرتے) تھے۔

اول الذکر صحیح اور مرفوع احادیث کے خلاف ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ صحیح اور مرفوع احادیث کی مخالفت کریں اور کوئی ان کا رد بھی نہ کرے لہٰذا یہ مفہوم غلط ہے۔

تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قدموں کو برابر رکھنا اور (نماز میں) ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔ (سنن ابی داود: ۷۵۴ وسندہ حسن والخطأ من ضعفہ)

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

رکوع سے پہلے ہاتھ چھوڑنے کے حوالے سے جب کوئی باسند صحیح حدیث نہ ملے تو یہ علمی یتیم ایک باب کا سہارا لینے لگ جاتے وہ الگ بات کا ان کا دعویٰ ہوتا کہ میں بابی نہیں ہوں۔ اگر ابواب پہ ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے تو ایسی بیسوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں جن کو نہ ہی "مرجا ساب" مانتے ہیں اور نہ ہی ہم۔ چلیں ابھی تبرک کے لئے ایک ہی مثال دے دیتے ہیں کہ ابوداؤد میں ایک باب ہے "رکوع کے وقت رفع الدین نہ کرنے کا بیان" تو کیا اس بناہ پہ مرجا ساب رکوع کے وقت رفع الیدین کرنا چھوڑ دیں گے؟

فائدہ: رکوع میں تطبیق کا حکم منسوخ کر دیا گیا تھا مگر شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو یا انہیں یاد نہ رہا ہو۔

(المعجم ۱۱٦، ۱۱۷) - **باب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ** (التحفة ۱۲۰)

باب: ۱۱٦، ۱۱۷- جس نے رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر نہیں کیا

۷۴۸- جناب علقمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ صرف ایک ہی بار اُٹھائے۔

سائي، التطبيق، باب التطبيق، ح: ۱۰۳۲ من حديث عبدالله بن

مذي، الصلوة، باب ماجاء أن النبي ﷺ لم يرفع إلا في أول مرة،
بان الثوري به * وهو مدلس، رماه بالتدليس يحيى بن سعيد القطان
جد تصريح سماعه، وهذه العلة القادحة وحدها كافية في تضعيف
ناري وابن المبارك والجمهور، ولم يصب من صححه.
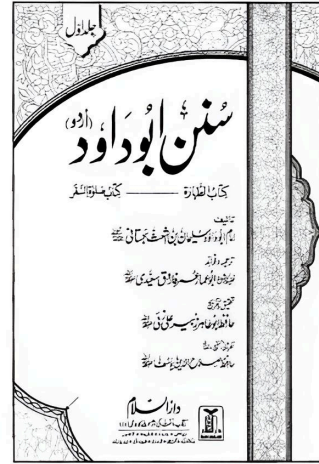
(۱٦۸) مَنْ كَانَ يُرْسِلُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ

جو حضرات نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑتے تھے

(۳۹۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ (ح)، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّهُمَا كَانَا ... الصَّلاَةِ.

(۳۹۷۰) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِ... صَلَّى يُرْسِلُ يَدَيْهِ.

(۳۹۷۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ ... إِنَّمَا فُعِلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الدَّمِ.

(۳۹۷۲) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی نماز ...
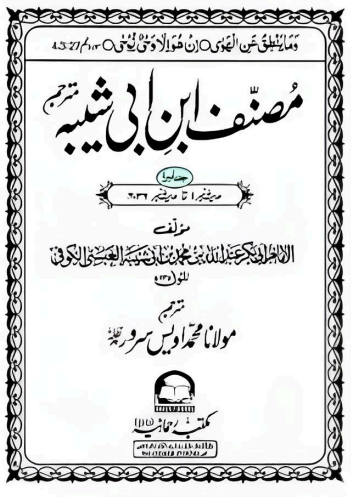
نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟
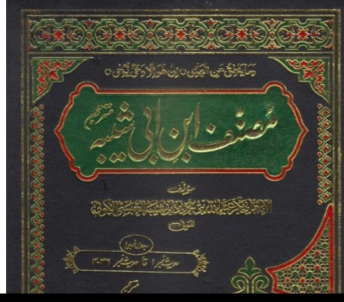
(٣٩٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إذَا صَلَّى يُرْسِلُ يَدَيْهِ.

(۳۹۷۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

اس اثر کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھوں کو چھوڑ دیتے، پھر باندھ لیتے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ قیام میں ہاتھوں کو چھوڑتے ہوں۔ تو یہ آپ کا اجتہاد ہے۔ جو کہ درست نہیں، نہ ہی قابل عمل ہے۔ اس طرح آپ کا یہ اجتہاد احادیث صحیحہ ثابتہ اور آثار صحابہ کے موافق نہیں۔ لہٰذا جس عمل پر صحیح حدیث سے دلیل نہ ہو، نیز اس میں دوسرے معنی کا احتمال بھی ہو، اسے کیونکر اختیار کیا جاسکتا ہے۔ نیز اہل جتہاد کے سارے کے سارے اجتہادات قابل عمل نہیں۔ مجتہدین کو درست اجتہاد کی صورت میں دوہرا اور اجتہادی خطا پر اکہرا اجر ملتا ہے، لیکن کسی اور کے لیے اجتہادی خطا پر عمل کرنا جائز نہیں۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رکوع میں تطبیق (رکوع میں ہتھیلیاں جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنا) کرتے تھے۔

(صحيح مسلم : 534)

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اولے کھانا جائز سمجھتے تھے۔

(مسند الإمام أحمد : 13971، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے شراب کی بیع ثابت ہے۔

(صحيح البخاري : 2223، صحيح مسلم : 1582)

سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ بیوی سے مجامعت کی، انزال نہ ہوا، تو غسل واجب نہیں۔

(صحيح البخاري : 292، صحيح مسلم : 347)

کسی کی علمی یا اجتہادی خطا ہمارے لیے حجت نہیں۔

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

اِس میں کہاں لکھا ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا ہے؟ بس فضول بکواس کر کر کے ہی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا ثابت کرتا رہتا ہے مرزا جہلمی اپنے رافضی آقاؤں کے اشاروں پر، اس میں جو ہے ہر ہڈی اپنی جگہ ٹِک جاتی مراد جب نماز کے لیے ہاتھ اوپر اٹھاتے تو فوری اٹھا کر نیچے نہیں کر لیتے تھے بلکہ جب ہاتھ اوپر اٹھاتے اور کندھوں تک برابر لے آتے تو ہاتھ روک لیتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ ٹک جاتی یا ٹھر جاتی اِور ہڈی ٹِک گئی کے الفاظ اسی حدیث میں تشہد کے وقت بھی آئیں ہیں دوسری بات یہی حدیث صحیح بخاری، ترمزی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد سمیت بہت سی کتب آحادیث میں اسی طرح آئی ہے اور ان کتب کے تمام محدثین میں سے کسی ایک محدث نے بھی اس سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا ثابت نہیں کیا، بلکہ دنیا کے کسی محدث نے آجتک اس سے ایسا کوئی استدلال نہیں کیا یہ باطل استدلال شیعہ نے کیا انکے اشارے پہ مرزا جہلمی نے بھی اسی باطل استدلال کو وڈیو میں بیان کر کے اپنے مقلدین کی برین واشنگ کر دی، یہ حدیث جہاں جہاں بھی آئی ہے کہیں بھی ان میں ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے کے الفاظ کا نام و نشان تک نہیں اور نہ کسی بھی محدث نے ایسا استدلال کیا

۷۲۹- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' سردی کا موسم تھا' میں نے صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ کپڑوں کے اندر سے نماز میں اپنے ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ (یعنی رفع الیدین کرتے تھے۔)

سُنَن ابو داود (اردو)

730

۷۳۰- جناب محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا' انہوں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے دس افراد کی جماعت میں کہا ......اور ان میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے...... کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ باخبر ہوں۔ انہوں نے کہا: کیسے؟ قسم اللہ کی! تم کوئی ہم سے زیادہ نبی ﷺ کی اتباع کرنے والے تو نہیں ہو یا ہماری نسبت زیادہ قدیم الصحبت تو نہیں ہو۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ صحابہ نے کہا: اچھا تو بیان کرو۔ (ابوحمید نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے' حتیٰ کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے، پھر [اللہ اکبر] کہتے' حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک طرح سے ٹک جاتی۔ پھر آپ قراءت فرماتے۔ پھر [اللہ اکبر] کہتے اور اپنے

ابنِ عَطَاءٍ قال: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رسولِ الله ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قال أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُم بِصَلَاةِ رسولِ الله ﷺ. قالُوا: فَلِمَ؟ فَوَالله! مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعَةً، وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً. قال: بَلَى. قالُوا: فاعْرِضْ. قال: كَانَ رسولُ الله ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ حَتَّى يَقِرَّ كلُّ عَظْمٍ في

٧٢٩ـ تخريج: [صحيح] أخرجه البغوي في شرح السنة، ح: ٥٦٥ من حديث أبي داود به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد، منها الحديث المتقدم: ٧٢٧.

٧٣٠ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الصلوٰة، باب ماجاء في وصف الصلوٰة، ح: ٣٠٤ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ١٠٦١، وصححه ابن خزيمة، ح: ٥٨٧، ٥٨٨، وابن حبان، ح: ٤٤٢، ٤٩١، ٤٩٢ * عبدالحميد بن جعفر وثقه أكثر العلماء (نصب الراية للزيلعي الحنفي: ١/٣٤٤)، ومحمد بن عمرو بن عطاء، صرح بالسماع.

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

ابوداؤد 730 کا جیسا کہ ہم درست مفہوم پچھلے پوسٹر میں بتا چکے، دوسری بات اس میں ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا بھی کہیں نہیں لکھا نہ ثابت ہوتا ہے تیسری بات یہی حدیث ترمزی:304، ابن ماجہ:863، مسند احمد: 23997، ابن ماجہ:861 وغیرہ میں بھی آئی ہے مگر کسی محدث نے اس سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا ثابت نہ کیا ہے اور نہ ہوتا ہے یہ کام صرف رافضی ہی کر سکتے ہیں جیسے "من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ" سے خلیفہ بلا فصل ثابت کرتے رہتے ہیں

٧٢٩- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' سردی کا موسم تھا' میں نے صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ کپڑوں کے اندر سے نماز میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ (یعنی رفع الیدین کرتے تھے۔)

730

٧٣٠- جناب محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا' انہوں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے دس افراد کی جماعت میں کہا ...... اور ان میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ...... کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ باخبر ہوں۔ انہوں نے کہا: کیسے؟ قسم اللہ کی! تم کوئی ہم سے زیادہ نبی ﷺ کی اتباع کرنے والے تو نہیں ہو یا ہماری نسبت زیادہ قدیم الصحبت تو نہیں ہو۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ صحابہ نے کہا: اچھا تو بیان کرو۔ (ابوحمید نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے' حتیٰ کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے، پھر [اللہ أکبر] کہتے' حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک طرح سے ٹک جاتی۔ پھر آپ قراءت فرماتے۔ پھر [اللّٰهُ أكبر] کہتے اور اپنے

ابنِ عَطَاءٍ قال: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رسولِ الله ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قال أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُم بِصَلَاةِ رسولِ الله ﷺ. قالُوا: فَلِمَ؟ فَوَالله! مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبْعَةً، وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً. قال: بَلَى. قالُوا: فاعْرِضْ. قال: كَانَ رسولُ الله ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ حَتَّى يَقِرَّ كلُّ عَظْمٍ فِي

٧٢٩ـ تخريج: [صحيح] أخرجه البغوي في شرح السنة، ح: ٥٦٥ من حديث أبي داود به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد، منها الحديث المتقدم: ٧٢٧.

٧٣٠ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الصلٰوة، باب ماجاء في وصف الصلٰوة، ح: ٣٠٤ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ١٠٦١، وصححه ابن خزيمة، ح: ٥٨٧، ٥٨٨، وابن حبان، ح: ٤٤٢، ٤٩١، ٤٩٢ * عبدالحميد بن جعفر وثقه أكثر العلماء (نصب الراية للزيلعي الحنفي: ١/٣٤٤)، ومحمد بن عمرو بن عطاء، صرح بالسماع.

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نماز اسطرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتا ہوا دیکھتے ہو"

خدا کی قسم! اِس کائنات میں ایک بھی ایسی حدیث نہیں جہاں نبی ﷺ سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا ثابت ہو ایک بھی نہیں ہے, جو ابن زبیرؓ کے طریقہ نماز متعلق ہے اسکا جواب پہلی پوسٹ میں دے چکے جبکہ دوسری حدیث ابو داؤد 730 جو ابو حمید ساعدی والی ہے اس میں کہیں بھی نہیں لکھا ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا وہ صرف مرزا جہلمی جیسے رافضی اپنی قوم کو بیوقوف بنانے کے لیے باطل استدلال گھڑتے ہیں, اب ہم آپکو دکھائیں گے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کے انتہائی واضح, طاقت ور اور زبردست دلائل اور براہ راست نبی ﷺ سے جنکا انکار ناممکن ہے

مطلب یہ کہ سفر میں نماز باجماعت سے غافل نہ ہونا۔

((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ، وَمُرُوهُمْ))- وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لاَ أَحْفَظُهَا- ((وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

[راجع: ٦٢٨]

(۶۳۱) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا کہ ہمیں عبدالوہاب نے خبر دی' کہا کہ ہمیں ابو ایوب سختیانی نے ابو قلابہ سے خبر دی' انہوں نے کہا کہ ہم سے مالک بن حویرث نے بیان کیا' کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ہم سب ہم عمر اور نوجوان ہی تھے۔ آپ کی خدمت مبارک میں ہمارا بیس دن و رات قیام رہا۔ آپ بڑے ہی رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے وطن واپس جانے کا شوق ہے تو آپؐ نے پوچھا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے بتایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم اپنے گھر جاؤ اور ان گھر والوں کے ساتھ رہو اور انہیں بھی دین سکھاؤ اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کا حکم کرو۔ مالک نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جن کے متعلق ابو ایوب نے کہا کہ ابو قلابہ نے یوں کہا وہ باتیں مجھ کو یاد ہیں یا یوں کہا مجھ کو یاد نہیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

بشرطیکہ وہ قرآن شریف و طریقہ نماز و امامت جانتا ہو۔

تشریح اس حدیث سے حضرت امام بخاری قدس سرہ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ حالت سفر میں اگر چند مسلمان یکجا ہوں تو ان کو نماز اذان اور جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ ان نوجوانوں کو آپ نے بہت سی نصائح کے ساتھ آخر میں یہ تاکید فرمائی کہ جیسے تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ عین اسی طرح میری سنت کے مطابق نماز پڑھنا۔ معلوم ہوا کہ نماز کا ہر ہر رکن فرض واجب مستحب سب رسول علیہ السلام کے بتلائے ہوئے طریقہ پر ادا ہونا ضروری ہے' ورنہ وہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ اس معیار پر دیکھا جائے تو آج کتنے نمازیں ملیں گے جو بحالت قیام و رکوع و سجدہ و قومہ سنت رسول کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ سچ ہے ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے   یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

٦٣٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. فَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ

(۶۳۲) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے عبیداللہ بن عمر عمری سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد رات میں مقام ضجنان پر اذان دی پھر فرمایا کہ لوگو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو اور ہمیں آپ نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ موذن سے اذان کے لئے

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھو یعنی نماز ہاتھ باندھ کر پڑھو اور اسے ہم نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک پہنچاتے تھے

حدیث ہی صحیح نہیں۔ (ابوداؤد، جلد:۱/ص:۲۰۰)

ی۔" اس حدیث کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف اور علی بن مدینی، امام احمد

وں نے پہلی بار ہاتھ اٹھائے (طحاوی) اس کے متعلق سرتاج علمائے

اس کی سند میں ابن عیاش ہے جو متکلم فیہ ہے۔

یں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عند الرکوع رفع الیدین کیا کرتے

ے اپنی عمر کی آخری نماز تک آپ رفع الیدین کرتے رہے وہ اس کے

لمجد، ص:۱۹۳)

کا اعتراف کریں اور اس بارے میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی

رہی کرتے تھے۔ (دار قطنی)

کہ اس حدیث کو ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے موضوعات میں لکھا ہے۔ لہٰذا

ہیں۔ سب کے سب موضوع لغو اور باطل ہیں لا اصل لھم ان کا

ے۔ آپ فرماتے ہیں: "والذی یرفع احب الی ممن لا یرفع۔"

یعنی رفع الیدین کرنے والا مجھ کو نہ کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ اس کے بارے میں دلائل بکثرت اور صحیح ہیں۔ (حجۃ اللہ البالغہ، ج:۲/ص:۸)

اس بحث کو ذرا طول اسی لئے دیا گیا کہ رفع الیدین نہ کرنے والے بھائی کرنے والوں سے جھگڑا نہ کریں اور یہ سمجھیں کہ کرنے والے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل ہیں۔ حالات زمانہ کا تقاضا ہے کہ ایسے فروعی مسائل میں وسعت قلبی سے کام لے کر رواداری اختیار کی جائے اور مسائل متفق علیہ میں اتفاق کر کے اسلام کو سربلند کرنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ پاک ہر کلمہ گو مسلمان کو ایسی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

٧٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يُنْمَى ذَلِكَ. وَلَمْ يَقُلْ: يَنْمِي.

(۷۴۰) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے ابوحازم بن دینار سے، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابوحازم بن دینار نے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔ اسماعیل بن ابی اویس نے کہا یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی جاتی تھی یوں نہیں کہا کہ پہنچاتے تھے۔

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

صلوا کما رایتمونی اصلی " اس طرح نماز پڑھو، جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔"
(صحیح بخاری:631)

آنکھیں کھول کر دیکھو نبی ﷺ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ کیا تمھارے پاس ہے ایسا کچھ ؟؟؟ اللہ کی قسم! تم اس معاملہ میں بھی خالی ہاتھ ہو

مُسْهِرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «نَهْرٌ وَّعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ، عَلَيْهِ حَوْضٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ».

انھوں (ابن فضیل) نے یہ الفاظ کہے: ''ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اور اس پر ایک حوض ہے۔'' اور یہ نہیں کہا: ''اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ، وَوَضْعِهِمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ) (التحفة ١٥)

باب:15- تکبیر تحریمہ کے بعد سینے سے نیچے اور ناف سے اوپر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا اور سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر کندھوں کے برابر رکھنا

[٨٩٦] ٥٤-(٤٠١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَّمَوْلًى لَّهُمْ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ، وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرَ - وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ ... كَبَّرَ ... رَفَعَ

[896] ہمام نے کہا: ہمیں محمد بن جُحادہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عبدالجبار بن وائل نے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن وائل اور ان کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی کہ ان دونوں نے ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے **نبی ﷺ کو دیکھا،** آپ نے نماز میں جاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، تکبیر کہی (ہمام نے بیان کیا: کانوں کے برابر بلند کیے) پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (دونوں ہاتھ کپڑے کے اندر لے گئے)، پھر اپنا **دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا،** پھر جب رکوع کرنا چاہا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے، پھر انھیں بلند کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

باب:16- نماز میں تشہد

... حَرْبٍ

[897] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابووائل سے اور

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

آپ ﷺ نے دوران نماز ایک صحابیؓ کے ہاتھ باندھ دیئے، اب اگر چاہتے نبی ﷺ ہاتھ نیچے بھی تو لٹکا سکتے تھے اسکے، مگر ایسا نہیں کیا پتہ ہے کیوں؟ وہ اس لیے کہ اللہ کا حکم تھا کائنات میں آنے والے تمام انبیاء کو کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھنا ہے (اسکین آگے آئے گا)

(المعجم ١٠) - فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ (التحفة ٢٦٧)

باب: ١٠- جب امام کسی کو بایاں ہاتھ دائیں پر رکھا دیکھے تو؟

٨٨٩- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ، فَأَخَذَ بِيَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي.

٨٨٩- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے نماز میں اس حالت میں دیکھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر رکھا ہوا تھا تو آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے بائیں پر رکھ دیا۔

فوائد ومسائل: ① شریعت اسلامیہ میں دائیں ہاتھ کو ترجیح اور فضیلت حاصل ہے۔ جنتیوں کو اہل یمین کہا ہے۔ اور اسی طرح نماز میں دوران قیام دائیں ہاتھ کو بائیں ... کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ ③ اپنی نماز کی اصلاح ہو یا

باب: ١١- نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر کہاں رکھا جائے؟

٨٩٠- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ چنانچہ میں نے (توجہ سے) آپ کی
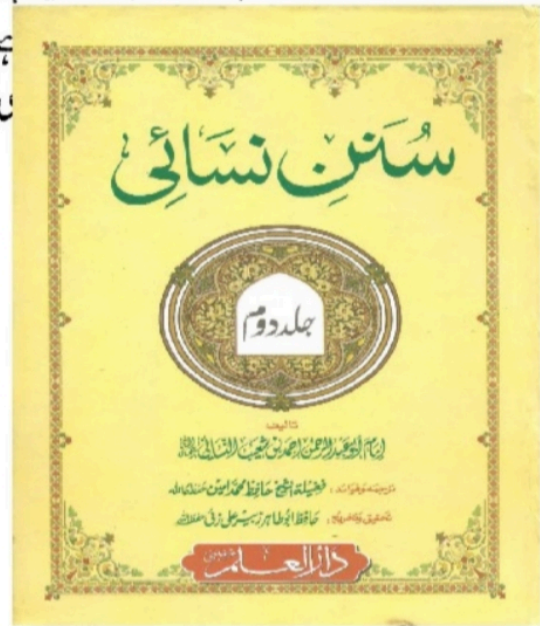
٨٨٩- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة، ح: ٧٥٥ من حديث هشيم به، وصرح بالسماع عند ابن ماجه، ح: ٨١١، وهو في الكبرى، ح: ٩٦٢، والحديث حسنه الحافظ في الفتح، وله طريق آخر ذكرته في نيل المقصود.

٨٩٠- [إسناده صحيح] وهو حديث محفوظ، أخرجه أبوداود، الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، ح: ٧٢٦، ٧٢٧ من حديث الإمام الثقة المتقن زائدة بن قدامة به، وهو في الكبرى، ح: ٩٦٣.

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

ابن زبیرؓ فرماتے ہیں نماز میں ہاتھ پہ ہاتھ رکھنا یعنی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا سنت رسول ﷺ ہے

یہ وہی ابن زبیرؓ ہیں جن سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا ثابت کرتے ہو وہ ہاتھ باندھنے کو سنت رسول ﷺ کہہ رہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم اور دیگر آحادیث سے بھی صرف ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا ہی ثابت ہے

٧٥٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بنُ عَلِيٍّ : أخبرنا

۷۵۴-حضرت ابن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ (نماز

567

٧٥٣ـ تخريج : [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الصلٰوة، باب ماجاء في نشر الأصابع عند التكبير، ح : ٢٤٠ من حديث ابن أبي ذئب به وقال : "حسن".

٧٥٤ـ تخريج : [إسناده حسن] أخرجه البيهقي : ٢/ ٣٠ من حديث أبي داود به، وأورده الضياء في المختارة (٩/ ٣٠١، ح : ٢٥٧)* وزرعة هذا روى عنه ثقتان ووثقه ابن حبان والذهبي والضياء المقدسي فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

أَبُو أَحْمَدَ عن الْعَلَاءِ بنِ صَالِحٍ، عن زُرْعَةَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قال: سَمِعْتُ ابنَ الزُّبَيْرِ يقولُ: صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ.

میں) قدموں کو برابر رکھنا اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔

٧٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَكَّارِ الرَّيَّانِ عن هُشَيْمِ بنِ بَشِيرٍ، عن الْحَجَّ... ابنِ أَبِي زَيْنَبَ، عن أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ... عن ابنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَ... يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.

فائدہ: قیام میں اس طرح ہاتھ باندھنا کہ دایاں... اصلاح کرتے رہا کریں۔

٧٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مَحْبُوبٍ... حدثنا حَفْصُ بنُ غِيَاثٍ عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ إِسْحَاقَ، عن زِيَادِ بنِ زَيْدٍ، عن أَبِي جُحَ... أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: السُّنَّةُ وَضْ... الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّ...

سُنن ابو داود (اردو)

دار السلام

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ایک اور بڑا ثبوت

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے تھے

(یاد رکھنا حکم ہے صلوا کما رایتمونی اصلی)

فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ ؟ قَالَ : إِذَا دَخَلَ فِي صَلٰوتِهِ وَإِذَا
وَإِذَا قَرَأَ ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ [الفاتحة : ٧] قَالَ وَكَانَ
حَتّٰى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفْسُهُ. (ضعيف) الارواء (٥٠٥) المشكاة
ہ مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کیے ہیں میں نے
حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابی بن
نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے
بیر اولیٰ کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اس کے
تہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو جب فارغ ہوتے قرأت سے

ہے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے
سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول
ہے احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب کا۔

٧٤۔ بَابُ : مَا جَآءَ فِي وَضعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

(٢٥٢) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ.
(اسناده حسن صحيح) المشكاة (٨٠٩)

ترجمہ: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ ﷺ امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے۔

فائدہ: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ دایاں اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعض نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعض نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

حضرت علیؓ سے بھی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا ثابت ہے

علی مولیٰ علی مولیٰ علی مولیٰ والے کدھر مر گئے اب؟

٧٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ قُدَامَةَ بنِ أَعْيَنَ عن أبي بَدْرٍ، عن أبي طَالُوتَ عَبْدِ السَّلَام، عن ابنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ، عن أَبِيهِ قال: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْهُ يُمْسِكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ.

۷۵۷- جناب ابن جریر ضبی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پہنچے (کلائی) کے پاس سے (یعنی جوڑ کے پاس سے) پکڑ رکھا تھا اور وہ ناف سے اوپر تھے۔

قال أبو داوُدَ: رُوِيَ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ فَوْقَ السُّرَّةِ. وقال أبو مِجْلَزٍ تَحتَ السُّرَّةِ. وَرُوِيَ عن أبي هُرَيْرَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

امام ابوداود رحمہ اللہ نے کہا: جناب سعید بن جبیر سے "ناف سے اوپر" مروی ہے۔ اور ابومجلز نے "ناف سے نیچے" کہا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی "ناف سے نیچے" ہی روایت کی گئی ہے۔ مگر قوی نہیں ہے۔

٧٥٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۷۵۸- جناب ابووائل نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا: نماز میں ہتھیلیوں کو ہتھیلیوں سے ناف کے … سے پکڑنا ہے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن … رحمہ اللہ کو سنا' وہ (مذکورہ اثر کے ایک راوی) …حمٰن کوفی کو ضعیف ک…

۷۵۹- جناب … ان … تے ہیں کہ ر… اپنا

وَسندہٗ حَسن

… حديث أبي ص… ي، في … ظ في تغليق التعليق: ٢/…

…: ٢٠/ ٧٨ من حديث أبي داود به ✽ عبدالرحمٰن بن

…٢، وسنده ضعيف لإرساله، وللحديث شاهد عند

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

"انا معشر الانبياء أمرنا بتعجيل فطرنا وتأخير سحورنا ووضع أيماننا على شمائلنا في الصلاة"

ہم انبیاء کو حکم دیا گیا کہ ہم سحری میں تاخیر کریں اور افطاری میں جلدی کریں، نیز (حکم دیا گیا کہ) ہم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں۔ (المعجم الکبیر طبرانی 11/199 و سندہ صحیح)

١١٤٨٤ ـ حدثنا محمد بن عبدالله ...
عبدالله بن نمير ثنا حفص بن غياث عن أش...
بن ابي رباح قال صليت خلف ابن الزبير ال...
ثم قام ليتسلم الحجر فسبحوا به فرجع فأتم ...
فسألت ابن عباس فقال لله أبوه ما أماط ...
عليه وسلم •

١١٤٨٥ ـ حدثنا احمد بن طاهر بن حرملة بن يحيى ثنا جدي حرملة بن يحيى ثنا ابن وهب اخبرني عمرو بن الحارث قال سمعت عطاء بن ابي اباح قال سمعت ابن عباس يقول سمعت نبي الله صلى الله عليه وسلم يقول : « انا معشر الانبياء أمرنا بتعجيل فطرنا وتأخير سحورنا ووضع أيماننا على شمائلنا في الصلاة » •

...٨٦ ... ثنا يمان بن
سعيد الم... عن خير بن
نعيم عن ... عليه وسلم
قال : « ...

...٨٤ ... ٨٠ مجمع
البحرين ...

١١٤٨٥ ـ ورواه ابن حبان ٨٨٥ والمؤلف في الاوسط ١٣٢ مجمع البحرين والضياء في المختارة ٦٣/١٠/٢ • وهو صحيح وله شواهد • ورواه ابو داود الطيالسي ٣٩٣ والدارقطني ٢٨٤/١ والبيهقي ٢٣٨/٤ من غير هذا الطريق عن ابن عباس • وتقدم ١٠٨٥١ •

١١٤٨٦ ـ قال في المجمع ١٥١/٣ رواه الطبراني في الاوسط ١٩٠/١ مجمع البحرين نسخة احمد الثالث وفيه يمان بن سعيد المصيصي وهو ضعيف • ولم ينسبه الى الكبير •

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

نبی ﷺ کا طریقہ نماز

نبی ﷺ سے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ایک اور ثبوت

(۲۲۳۱۲) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے نصاری کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت مبتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَّ يَحْيَى الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابو داود: ۱۰٤۱، ابن ماجة: ۸۰۹ و ۹۲۹، الترمذی:۲۵۲و ۳۰۱) قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((يضع هذه على صدره)) وهذا اسناد ضعيف] [انظر: ۲۲۳۱٤، ۲۲۳۱٦، ۲۲۳۱۹، ۲۲۳۲۱، ۲۲۳۲۲، ۲۲۳۲۳، ۲۲۳۲٤، ۲۲۳۲۸، ۲۲۳۳۰، ۲۲۳۳۱].

(۲۲۳۱۳) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے **نبی علیہ السلام کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا۔**

(۲۲۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْهُلْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۱۴) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا، میں نے نبی علیہ السلام کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔
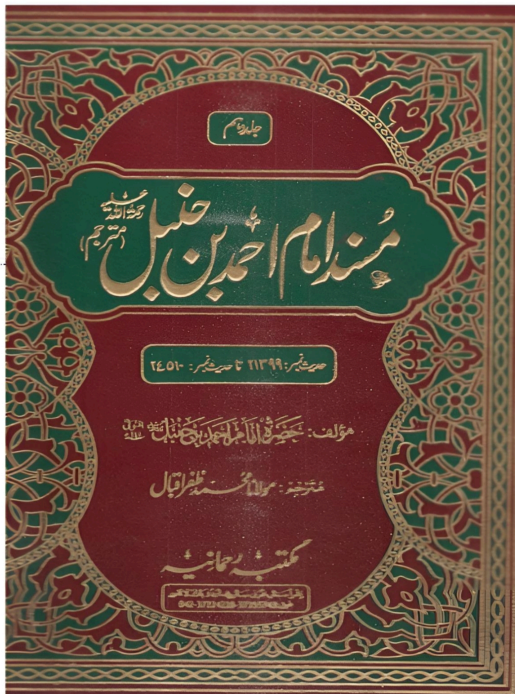
(۲۲۳۱٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَ...
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَـ...
ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۱۵) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام ...
فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نص...

(۲۲۳۱٦) قَالَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَيَضَعُ إِحْ...

(۲۲۳۱۶) اور نبی علیہ السلام دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے تھے او...
لیتے تھے۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُ...

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آنے والے تمام نبیوں کو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ فِيْ صَلَاتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے

وہ نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے

1770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نؤخر سحورنا ونعجل فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِىْ صلاتنا." (3: 68)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَطَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عطاء بن أبى رباح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم انبیاء کے گروہ کو یہ حکم دیا گیا ہے' ہم اپنی سحری کو مؤخر کریں اور افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھوں کے ذریعے بائیں ہاتھوں کو پکڑ لیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نے یہ روایت عمر بن حارث اور طلحہ بن عمرو سے سنی ہے، جو عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

صحیح ابن حبان

وَسَنَدُہٗ صحیح

افْتِتَاحِ الصَّلَ...

... میں، قرأت ...

1771 - ... نْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ ...

حَجَّاجُ بْنُ مُ... سَى بْنِ عُقْبَةَ عَ...

الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْ... بٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَ...

1770- إسناد صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيي: صدوق من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "11485" من طريق حرملة بن يحيي، بهٰذا الإسناد. وصححه الضياء المقدسى فى "الأحاديث المختارة" 63/10/2، والسيوطى فى "تنوير الحوالك" .1/174 ـ وأخرجه الطبرانى أيضا "10851" من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس. وأورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد" 2/105 وقال: رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح.

نماز ہاتھ چھوڑ کر یا باندھ کر پڑھیں؟

حافظ ابن حجرؒ عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نماز میں ہاتھ باندھنے کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت منقول نہیں ، اور جمہور صحابہ و تابعین کا بھی یہی کہنا ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنے سنت ہیں ، اور امام مالکؒ نے بھی مؤطا میں یہی بیان کیا ہے ، اور (مذاھب علماء نقل کرنے والے) امام ابن المنذرؒ وغیرہ بھی امام مالک اور دیگر ائمہ فقہ کا اس کے علاوہ کوئی قول نقل نہیں کیا "

وهو أمنع من العبث وأقرب إلى الخشوع ، وكأن البخاري لحظ ذلك فعقبه بباب الخشوع . ومن اللطائف قول بعضهم : القلب موضع النية ، والعادة أن من احترز على حفظ شيء جعل يديه عليه . قال ابن عبد البر : لم يأت عن النبي صلى الله عليه وسلم فيه خلاف ، وهو قول الجمهور من الصحابة والتابعين ، وهو الذى ذكره مالك فى الموطأ ، ولم يحك ابن المنذر وغيره عن مالك غيره . وروى ابن القاسم عن مالك الإرسال ، وصار إليه أكثر أصحابه ، وعنه التفرقة بين الفريضة والنافلة . ومنهم من كره الإمساك . ونقل ابن الحاجب أن ذلك حيث يمسك معتمداً لقصد الراحة .

قوله (قال أبو حازم) يعنى راويه بالسند المذكور إليه **(لا أعلمه)** أى سهل بن سعد **(إلا ينمى)** بفتح أوله وسكون النون وكسر الميم ، قال أهل اللغة : نميت الحديث إلى غيرى رفعته وأسندته وصرح بذلك معن بن عيسى وابن يوسف الإسماعيلى والدارقطنى ، وزاد ابن وهب : ثلاثتهم عن مالك بلفظ « يرفع ذلك » ، ومن اصطلاح أهل الحديث إذا قال الراوى ينميه فمراده يرفع ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم ولو لم يقيده » .

قوله (وقال إسماعيل ينمى ذلك ولم يقل ينمي) الأول بضم أوله وفتح الميم بلفظ المجهول . والثانى وهو المنفى كرواية القعنبي ، فعلى الأول الهاء ضمير الشأن فيكون مرسلا لأن أبا حازم لم يعين من نماه له ، وعلى رواية القعنبي الضمير لسهل شيخه فهو متصل . وإسماعيل هذا هو ابن أبى أويس شيخ البخارى كما جزم به الحميدى فى الجمع . وقرأت بخط مغلطاى هو إسماعيل بن إسحق القاضى ، وكأنه رأى الحديث عند الجوزقى والبيهقى وغيرهما من روايته عن القعنبي

موافقة لرواية البخارى . ولم يذكر أحد أن البـ

وقد شاركه فى كثير من مشايخه البصريين القدما

ابن سويد بن سعيد فيما أخرجه الدارقطنى فى ال

(تنبيه) : حكى فى المطالع أن رواية

الزّجاج ذكر فى « كتاب فعلت وأفعلت » : نمي

فالذى ضبطناه فى البخارى عن القعنبي بفتح أو

الخُ

[٧٤١] ٧٢٣- حدثنا إسماعيل قال حـ

رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليهِ قال : «هلْ تر

خُشوعُكم، وإنّي لأراكم وراء ظهري».

[٧٤٢] ٧٢٤- نا محمدُ بنُ بشارٍ قال نا

عنِ النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ قال : «أقيموا ا

قال- من بعدِ ظهري إذا ركعتم وإذا سجد

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

برواية أبي ذر الهروي

عن مشايخه الثلاثة السرخسي والمستملي والكشميهني

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني

(٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

الجزء الثاني

تقديم وتحقيق وتعليق

عبد القادر شيبة الحمد

عضو هيئة التدريس بقسم الدراسات العليا

بالجامعة الإسلامية سابقاً

والمدرس بالمسجد النبوي الشريف

طبع على نفقة

صاحب السمو الملكي الأمير سلطان بن عبد العزيز آل سعود

النائب الثاني لرئيس مجلس الوزراء ووزير الدفاع والطيران والمفتش العام

جعله الله في موازين حسناته وأمدّه بعونه